نہیں کر سکا۔ اب وہ ایک مخطوطہ کی شکل میں حیدر آباد کے دارالترجمہ میں پڑا ہے۔ کتاب کے آخر میں ضمیمہ کی صورت میں ان اوزان اور پیمانوں کی وضاحت کی گئی ہے جن کا ذکر بار بار کتاب میں آتا ہے۔ ایک نقشہ بھی دیا گیا ہے جس میں مملکت ہارون الرشید کے مشمولہ علاقوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ بعض مقامات پر حواشی دیے گئے ہیں، جو افادیت کے حامل ہیں۔ قاری کی سہولت کے لیے فہرست میں اردو ترجمہ کے صفحات پر اس کے بالمقابل عربی کتاب (مطبوعہ ۱۳۴۶ھ) کے متعلقہ صفحات کے نمبر بھی دیے گئے ہیں۔

کتاب میں الگ الگ عنوانات بھی قائم کیے گئے ہیں اور اشاریۂ اسما بھی دیا گیا ہے جس سے ترجمہ کی قدر و قیمت میں اضافہ ہو گیا ہے۔ کتاب میں جو چیز کوفت کا باعث ہوتی ہے وہ کتابت کی غلطیاں ہیں۔ بلاشبہ اتنی بڑی کتاب میں غلطیوں کا رہ جانا کوئی اچنبھے کی بات نہیں لیکن افسوس ہے کہ اس میں بعض فاش غلطیاں رہ گئی ہیں۔ مثلاً عنوان میں مترجم بہ تشدید جیم ہے۔ سورہ الانفال کو الانفعال لکھا گیا ہے اور "آثار" "آشار" ہو گیا ہے۔ "فان للہ خمسہ" کو "فان اللہ خمسہ" بنا دیا گیا ہے۔ ایک علمی کتاب میں اس قسم کی غلطیاں تکلیف دہ ثابت ہوتی ہیں۔

عربی خود سیکھیے

مصنف: رفیع اللہ خاں ایم - اے۔ ناشر: ادارۂ طلوع اسلام، ۲۵ بی گلبرگ لاہور
صفحات: ۲۰۸ - کاغذ اخباری۔ قیمت: ۲/۵۰ روپے

"عربی خود سیکھیے" جناب رفیع اللہ خاں نے محنت سے لکھی ہے۔ مؤلف موصوف کو عربی اور اسلامی علوم خصوصاً فقہ سے بڑا اچھا لگاؤ ہے۔ اس کتاب کو ضبطِ تحریر میں لانے کا مقصد یہ ہے کہ اس کے مطالعہ سے عربی سے دلچسپی رکھنے والے حضرات، از خود عربی سیکھ سکیں یا اس سے بقدر ضرورت واقفیت حاصل کر سکیں۔ مصنف محترم کا یہ خیال بڑا مبارک ہے اور اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کو عربی سے کتنا تعلق خاطر ہے کتاب میں صرف و نحو کے ضروری ابتدائی قواعد بھی بیان کر دیے گئے ہیں اور عربی سے اردو اور اردو سے عربی ترجمہ کی مشق و تمرین کا سلسلہ بھی رکھا گیا ہے۔ لیکن کتاب میں جس انداز سے صرف و نحو کے قواعد بیان کیے گئے ہیں اور پوری کتاب میں جو اسلوب اختیار کیا گیا ہے وہ عربی سے تھوڑی بہت واقفیت رکھنے والوں کے لیے تو بہت مفید ہے لیکن وہ لوگ شاید اس سے خاطر خواہ استفادہ نہ کر سکیں جو اگرچہ تعلیم یافتہ تو ہیں لیکن عربی سے واقف نہیں یا جن کی علمی سطح کم درجہ کی ہے۔ اس کتاب کو سمجھنے کے لیے بہر حال استاد کی ضرورت باقی رہتی ہے۔ مبتدی کے لیے از خود اس سے مستفید ہونا دشوار معلوم ہوتا ہے۔